© rasailojaraid.com

الحبية عائدة الى ومنه هذا السير علما او حالا او نشأة واما غيره فليس له فى هذا القسم نصيب ومنها انه لا يكون السبب الحقيقى لانتقال الفرد من نشأة الى نشأة الا لمحبة الذاتية تفصيل ذلك ان الفرد اذا ورد فى مستودع فلا بد ان يلفت زمانا الا احكام تلك النشأة فيصل الى ذروة سنامها ويقتعد غاربها ويظهر منه مالا يظهر من غيره ثم يعد ذلك لابد ان ينفض تلك النشأة عن نفسه كالجنين يخرج من بطن امه وينفض عنه النشأة الجنينة فاذا حان النفض تذكر النقطة الحبية فيه مقر الغرو حين البساطة وتشتاق اليه اشد الاشتياق فهيمانها لنفسها هى المحبة الذاتية ومن خاصيتها ان ينقطع عنه عروق تلك النشأة فيموت وينفك نسمة عن جسد الكثيف الاوصى واذا حان انفكاك روحه عن نسمته الهوائية عاد اليه ذلك الهيمان

اس کی حقیقت ہے نقطہ حبیہ عود کرنے والا طرف اس شئے کے جس سے یہ سیر ہے علماً یا حالاً یا نشاۃً اور اس کے غیر کے واسطے اس میں نصیب نہیں ہے اور بعض ان میں سے یہ ہے کہ نہیں ہوتا سبب حقیقی واسطے انتقال فرد کے ایک نشاء سے دوسرے نشاء کی طرف مگر محبت ذاتیہ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تحقیق فرد جب وارد ہوتا ہے مستودع میں تو ضرور ہے اس کو کہ التفات کرے ایک زمانہ اس نشاء کے احکام کی طرف پس واصل ہوسکے اعلیٰ بلندی کو اور ٹھہرے وہاں اور اس سے وہ باتیں ظاہر ہوں جو اس کے غیر سے نہ ظاہر ہوں پھر بعد اس کے ضرور ہے کہ یہ نشاء اس کو اپنے میں سے نکال دے جیسے بچہ اپنی ماں کے شکم میں سے نکلتا ہے اور دور ہوجاتا ہے اس سے نشاء بچہ پن کا تو جب وقت ہو دور ہوجانے کا تو یاد دلائے نقطہ حبیہ اس میں مقر عزت اور خیر بساطت کو اور مشتاق ہو اس کا نہایت شوق سے پس اس کا جوش اس کے نفس کے واسطے وہ ہے محبت ذاتیہ ہے اور اس کی خاصیتوں سے ہے کہ اس سے منقطع ہوجائیں عروق اس نشاء کے پس وہ مر جائے اور رہا ہوجائے اس کی روح اس کے جسم کثیف سے خالی اور جب وقت ہو اس کی روح کے انفکاک کا نسمہ ہوائیہ سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولنفض واذا حان انقفاء روحه عاد اليه ايضا وهلم جراحتى تصيل النقطة الى حيزها وموضع بساطتها ومقر عنها اما اقتعاد غارب النشأة الجسدية ففى الانبياء ظاهر واما فى غيرهم فمناصب وراثة الانبياء كالمجددية والقطبية فظهور آثارها واحكامها والبلوغ الى حقيقة كل علم وحال والجمع بين واصفات كل مقام حصل لكل انسان مذ خلق الخلق وظهور رقائق منه وتعين كل رقيقة بما يناسبها ووفور آثار كل رقيقة بحيث لا يشغله شان عن شان واما اقتعاد غارب النشأة النسمية فمنه ان يكون معدا الوصول علوم النسم المقيدة باجسادها الى التدلى الاعظم الممتلى منه الطبيعة الكلية وان يكون جارحة فى افاضة الصور الخارجية والوقائع الكونية وان شئت الحق فليس للفرد حال ولا مقام ولا منصب انما كل شئ له بلسان رقيقة وعلى حال تدلى

عود کرے اس کی طرف وہ سر گشتگی محبت اور بے تعلقی اور جب وقت ہو داخل ہونے اس کی روح کا تو بھی اس کی طرف عود کرے اور اسی طرح عود ہوتی چلی جائیں جب تک پہنچے نقطہ اپنے حیز کو اور اپنی جان بساطت کو اور اپنی قرارگاہ عزت کو لیکن ٹھہرنا نہایت میں نشاء جسدیہ کے پس نبیوں میں تو ظاہر ہے اور ان کے سوا میں پس منصب وراثت انبیاء کے ہیں جیسے مجددیت اور قطبیت اور ان کے آثار واحکام کا ظہور اور پہنچنا حقیقت کو ہر علم وحال کے اور جمع درمیان صفا کیوں ہر مقام کے حاصل ہے واسطے ہر انسان کے جیسے پیدا ہوتی ہے خلقت اور ظاہر ہونا اس سے رقایق کا اور متعین ہونا ہر رقیقہ کے اس شے سے جو اس کے مناسب ہے اور زیادتی آثار ہر رقیقہ کی اس حیثیت سے کہ نہ روکے اس کو ایک حال دوسرے حال سے اور لیکن ٹھہرنا بلندی پر نشاء نسمیہ کا پس اس سے ہے یہ کہ معد ہو واسطے وصول علوم نسمیہ مقیدہ باجسام کے طرف تدلی اعظم کے جس سے پر ہے طبیعت کلیہ اور یہ کہ اعضا ہوجاوے وافاضہ میں در خارجیہ کے اور وقائع کونیہ کے اور اگر تو چاہے حق بات تو نہیں ہے واسطے فرد کے کوئی حال اور نہ مقام اور نہ منصب تحقیق ہر شے واسطے اس کے ہے ساتھ زبان رقیقہ کے اور اوپر حال تدلی کے لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لكنه العالم باسره لا يغشاه حال ولا منصب انما الاحوال والمناصب فيه فعلى هذا ينبغي ان يحمل كل كلام من الفرد مما يشعر بقيامه بالتدبيرات العالية والمناصب الشامخة وقد نبهناك على جماع كلامه وملاك امره ان كنت لقنا وفيه عشر رقائق ظاهرة باوزة ولكل رقيقة حكم واثر خاص لا بد ان يظهر تلك الآثار منه وليس له ان يكج نفسه عنها لانها جبلة جبلت عليها رقيقة قمرية لحذو حذوها من العلوم الكسبية علم الحديث وبركات الطريق المنسوبة الى مشائخ الصوفية ورقيقة عطاردية يحذوا حذوها من المعلوم الكسبية التصانيف ورائ خاص فى كل علم يبلغ اليه نظره ابا كان سواء كان معقولا او منقولا ورقيقة زهرية يحذوا حذوها الجمال والمحبة لحب كل احد ويحبه كل احد من حيث لا يدريان ورقيقة شمسية يحذو حذوها الغلبة والظهور على

عالم تمام نہیں ڈھانکتا اس کو حال اور نہ منصب جز این نیست کہ احوال اور مناصب بیچ اس کے ہیں بس بنا بریں چاہیئے یہ کہ حمل کیا جائے ہر کلام فرد کا اس شئے سے جو خبر دی اس کے قیام کے تدبیرات عالیہ ومناصب بلند سے اور ہم آگاہ رہ چکے ہیں تجھ کو جامع کلام اور اصل سے اس کے اگر تو سمجھدار ہے اور اس میں دس رقائق ظاہرہ بارزہ ہیں اور ہر رقیقہ کا اثر وحکم خاص ہے ضرور ہے کہ وہ آثار اس سے ظاہر ہوں اور نہیں روا اس کو کہ روکے اپنے نفس کو ان سے اس واسطے کہ وہ جبلت ہے، سرشت ہوئی ہے اوپر ان کے رقیقہ قمریہ ہے جو مقابل ہے علوم کسبیہ کے یعنی علم حدیث اور برکات طریقوں سے جو منسوب ہیں مشائخ صوفیہ کی طرف اور ایک رقیقہ عطارد یہ ہے وہ مقابل ہے علوم کسبیہ تصانیف ورائے خاص سے ہر علم میں کہ اس کی نظر پہنچی اس میں کوئی علم ہو معقول ہو یا منقول ہو اور ایک رقیقہ زہریہ ہے وہ مقابل ہے جمال ومحبت کے کہ وہ ہر ایک کو دوست رکھتا ہے اور ہر ایک اس کو دوست رکھتا ہے اس حیثیت سے کہ دونوں کو معلوم نہیں اور ایک رقیقہ شمسیہ ہے وہ مقابل ہے غلبہ اور ظہور سب پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الكل معنى واستحقاقا وحفظا لجميع خلق الله تحت الحكم الوحداني ورقيقة مريخية يحذوا حذوها من كل كمال التاصل والشدة والرسوخ ولولاها لكان كل شئ مهلهلا ضعيف النسج ورقيقة مشترية يحذوا حذوها قطبية وامامة وهداية وكونه مثابة للناس فيما يتقربون الى ربهم ورقيقة زحلية يحذوا حذوها من كل رقيقة بقاؤ تاصل وتفود مدى الازمنة وايضا تجرد الى الطبيعة الكلية ورقيقة من الملاء الاعلى يحذوا حذوها همة محيطة بجميع ما يلصق به هي شبح لنظر الله عصمة له ورقيقة من الملاء السافل يحذوا حذوها نور يدخل في يديه ورجليه وعينيه وجميع اعضائه ورقيقة من التدلى الالهى المتدلى الى عبادالله ينشعب منه شعبتان نور النبوة وشعبة الولاية وبعد ذلك كله جبلت نفسه نفسا قدسية لا يشغلها شان عن شان ولا ياتى عليه حال من الاحوال الى

معناً واستحقاقاً وحفظاً ساتھ تمام خلقت اللہ کی تحت ہیں حکم وحدانی کی ہیں اور ایک رقیقہ مریخیہ ہے کہ اس کے مقابل ہے ہر کمال سے تاصل اور سختی ورسوخ اگر وہ نہ ہوتا تو ہر شے ہوتی بودی اور بناوٹ کی کمزور اور ایک رقیقہ ہے مشتریہ مقابل ہے اس کے قطبیت وامامت اور ہدایت اور ہونا اس کا لوگوں کا مرجع جس میں لوگ اللہ کا قرب ڈھونڈھیں اور ایک رقیقہ ہے زحلیہ اس کے مقابل ہے ہر رقیقہ کی بقا اور تاصل اور نافذ ہونا درازی زمانہ تک اور نیز تجرد طرف طبیعت کلیہ کے اور ایک رقیقہ ملاء اعلیٰ سے اور اس کے مقابل ہے ہمت جو محیط ہے ان سب چیزوں کو اس سے لگی ہوئی ہیں وہ قالب ہے اللہ کی نظر اور اس کی عصمت کا اس کے واسطے اور ایک رقیقہ ہے ملاء سافل کا مقابل ہے اس کے نور جو داخل ہوتا ہے اس کے ہاتھوں اور پاؤں اور آنکھوں میں اور تمام اعضا میں اور ایک رقیقہ ہے تدلی الٰہی کا جو متدلیٰ ہے اللہ کے بندوں کی طرف اس سے دو شعبے نکلتے ہیں ایک شعبہ نور نبوت کا اور ایک شعبہ نور ولایت کا اور بعد اس کے اس کا نفس بالکل نفس قدسیہ پیدا ہوا ہے کہ نہیں روکتی اس کو کوئی شان کسی شان سے اور اس پر کوئی حال نہیں آتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التجرد الی النقطة الکلیة الا وهو
خبیر بها الان وانما الآتی تفصیل
لاجمال او شرح نقطة بدورة
ولیس صدور الکرامات من الفرد
کصدورها عن غیره فان غیره
یصدر منه الاثار والخوارق بغلبة
حالة فیه حیث تحکمت علی
طبقات وجوده وتسلطت ولم یکن
العمدة الا هی اما الفرد فکل
جزء مه مستقل علی شاکلته
وذلک انک قد علمت ان فیه
رقائق کلیة جملیة وجاءت من
قبل الاسماء الهیة ورقائق جاءت
من قبل نفوس الافلاک
وطبایعها ورقائق جاءت من قبل
العناصر ورقائق جاءت من قبل
تصنف الکمال الحاصل له
اصنافا فلا یتسلط جزء علی جزا
آخر قط فلا تنعزل البهیمة عن
مقتضاءها ابدا بنسلط الملکیة
علیها ولا تنعزل الملکیة عن
مقتضاها ابدا بتسلط البهیمیة
علیها ولا یکون متجرد الشئ
من الکمال بحیث یمحق اثر
کمال آخر بل کل عنده بمقدار

احوال سے وقت تجرد کے طرف نقطہ کلیہ
کے گروہ آگاہ ہوتا ہے اس سے اس آن
اور تحقیق آنے والا تفصیل ہے اجمال کی
یا شرح ہے نقطہ کے ساتھ دورہ کے اور
فرد سے ایسی کراماتیں صادر نہیں ہوتیں
جیسے اس کے غیر سے کیونکہ اس کے غیر
سے آثار اور کراماتیں صادر ہوتی ہیں غلبہ
سے اس حالت کے جو اس میں ہے جب
حکم کرتی ہے وہ حالت اس کے طبقات
وفود پر اور مسلط ہوتی ہے اور نہیں ہوتی
عمدہ گروہ ہے لیکن فرد کا ہر جز اپنی روش
صورت پر مستقل ہوتا ہے اور یہ بات اس
لیے ہے کہ تم جان چکے ہو کہ اس میں
رقایق کلیہ جملیہ ہیں کہ آئے ہیں اسماء
اللہ کی طرف سے اور رقائق ہیں کہ آئے
ہیں نفوس افلاک سے اور طبائع افلاک سے
اور رقائق ہیں کہ آئے ہیں جانب عناصر
سے اور رقایق ہیں کہ آئے ہیں طرح طرح
کے کمالوں سے جو اسے حاصل ہیں تو نہیں مسلط
ہوتا ایک جز دوسرے جز پر کبھی تو نہیں معزول
ہوتی بہیمت کبھی اپنے مقتضا سے ملکیت کے
تسلط سے اس پر اور نہ ملکیت اپنی مقتضا سے
معزول ہوتی ہے کبھی بہیمت کے تسلط سے اس
پر اور کبھی متجر نہیں ہوتا کسی کمال کے واسطے
ایسی حیثیت سے کہ دوسرے کمال کا اثر
کم ہوجانے بلکہ اس کے نزدیک ہر شے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاذا ظهر منه خارق عادة فباحد وجهين احدهما ان يكون المدير الحق اراده بعباده ايصال نفع دنيوى او اخروى او دفع ضرر كذلك او اراد تعذيبهم على افعالهم فيجرى على يديه وينسب الخرق اليه وهو فى الحقيقة كالميت فى يد الغسال لا اختيار له فى ذلك وثانيهما ان ترجع هذا الفردٔ الى عقله وحكمته وفراسته فاذا ارای شيئا فيه نفع له او لغيره بسط رقيقه من رقائقة الى ما يناسب هذا الشئ فظهر خارق عادة فى الناس مثلا اراد ان يخبر الناس بما سياتى من الوقائع فبسط رقيقة من رقائقه وهى القمرية فتلقت علما والقاه اليهم واراد تسخير قوم فبسط رقيقة من رقائقه وهى الشمسية فسخرت وهلم حراو من خواص الفرد فى الحيوة الدنيا انه يتاتى له ان يعبد ربه بجميع اخلاقه وجميع طبائع وذلك ان الانسان فى مجرى العادة يفعل افعال

ایسی مقدار سے ہے تو اس سے جو خارق عادت ظاہر ہو تو دو وجہیں ہیں ایک ان دو سے یہ ہے کہ مدبر حق اپنے بندوں کو نفع پہنچانا چاہے دنیا کا یا آخرت کا یا ضرر دفع کرنا چاہے دنیا یا آخرت کا یا ان کے افعال پر عذاب دینا چاہے تو اس فرد کے ہاتھ پر جاری ہوتا ہے اور وہ [illegible] کی طرف خرق عادت منسوب ہوتا ہے درحال یہ کہ وہ فرد مانند مدہ کے ہے غسال کے ہاتھ میں اسے اس میں کچھ اختیار نہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ فرد رجوع ہو اپنی عقل اور حکمت وفراست کی طرف پس جب دیکھے کہ کسی شے میں اس کو نفع ہے یا اور دوسرے کو تو اس کے رقائق میں سے کوئی رقیقہ بسط کرے جو مناسب اس شے کے ہو تو ظاہر ہو خارق عادت لوگوں میں مثلاً وہ ارادہ کرے کہ جو وقائع آنے والے ہیں ان کی لوگوں کو خبر کرے تو بسط کرے اس کا رقیقہ جو قمریہ ہے تو علم سے ملاقی ہو اور لوگوں کو وہ علم پہنچائے یا ارادہ کرے وہ فرد کسی قوم کی تسخیر کا تو بسط کرے ایک رقیقہ رقائق میں سے کہ وہ شمسیہ ہے پس تسخیر کرے اور اسی طرح اور جہاں تک خیال کرو اور فرد کے خواص سے ہے کہ وہ زندگی دنیا میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اپنے سب اخلاق اور جمیع طبائع سے اور یہ امر اس لئے ہے کہ عادت میں ہے کہ انسان افعال شجاعت کرتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الشجاعة لداعية ترجع الى جلب نفع او دفع ضر دينويين فاذا كان العبد فردا انعقد فى املاء الاعلى حكم من احكام الحق فترشح منه اثر الى النفس وانبعث الداعية وخدمها خلق من اخلاقه فجرت الافعال وهو فى كل ذلك فان ان عن مراده باق بمراد الحق فهذا معنى عبادته باخلاقه والانسان له طبائع ولكل طبيعة فنأ وبقاء وكمال توتاه من ربه وافعال يجرى منها بفناءها فى الحق وتجليات معنوية حاصلة من تركيب الكمال بالطبيعة البشرية بحسب ذلك الكوكب كما ان الطبيعة الزهرية بحسب النسمية تقتضى ان يلتذ كل حسن بالجمال الذى خصه الله تعالى به ويرى فى كل لذة وبهجته انقيادا الى الله واخباتا له فيكون الحسائس بلذاتها والاشياء التى يلتذ بها كلها السنة تذكر الله تعالىٰ فيحصل له حالة عجيبة يستغرق فيها ويسكر حينا من الدهر وقس

واسطے ایسے داعیہ کے کہ حصول نفع ہو یا دفع ضرر ہو دنیا کا تو بندہ جب فرد ہوتا ہے تو ملاء اعلیٰ میں جو حکم منعقد ہوتا ہے حق کے احکاموں سے اس کا اثر مترشح ہوتا ہے نفس کی طرف تو اٹھتا ہے داعیہ اور اس کی خدمت کرتا ہے کوئی خلق اس کے اخلاق میں سے تو جاری ہوتے ہیں فعل اور وہ فرد بالکل فانی ہے اپنی مراد سے اللہ کی مراد میں باقی ہے تو یہ معنی ہیں اس کی عبادت کے بجمیع اخلاقہ کے اور انسان کے واسطے طبائع ہیں اور ہر طبع کے واسطے فنا وبقا ہے اور ہر طبیعت کو ایک کمال اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اور افعال ہیں جو اس طبیعت سے جاری ہوتے ہیں جب اس کو فنا کرے خدا میں اور تجلیات معنوی ہیں جو ترکیب کمال سے ساتھ طبیعت بشری کے حاصل ہوتی ہیں موافق اس کوکب کے جیسے طبیعت زہریہ بحسب نسمیہ مقتضی ہے کہ لذت اٹھائے حسن سے اس جمال کی جس سے اللہ نے اسے خاص کیا ہے اور دیکھی ہر لذت اور ہر خوشی میں تابعداری اللہ کی اور فروتنی اس کے آگے بس ہوجائیں سب حواس ساتھ لذتوں کے اور ہر شے جس سے لذت اٹھاتا ہے سب کے سب زبانیں واسطے یاد دلانے اللہ تعالیٰ کے تو حاصل ہو اس کو ایک عجیب حالت کہ اس میں مستغرق ہوجائے اور سکر میں آجائے کچھ عرصہ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علی ذلک کل طبیعة وان شئت الحق فعبادة نریه فی حقه جریان منه علی مقتضی طبیعه والله حافظه واذا اتاه زجر علی فعل فسببه مخالفته فی ذلک المباس البسه الله تعالی ومن خواصه فی البرزخ انه اذا انتقل عن هذا البدن هام الی الطبیعة العامة التی نهم کل موجود هیمان النفس الناطقة الی بدنها الا ان هیمانها هیمان تدبیر و هیمانه هیمان عشق فحینئذ یسری فی أجزاء العالم بهمته ففی الحجر حجر وفی الشجر شجر وفی الفلک فلک وفی الملک ملک لا یصده طور عن طور کهیئة الطبیعة المطلقة وحینئذ ربما کان من هذا الفرد آثارا عجیبة وحکاما غریبة، فمنها انه یعلم بالعلم الحضوری انه القیم بالطبیعة الاولی کما ان النفس یعلم انه قائم ولیس بقائم الا الجسد ولا یعلم بهذا العلم انه فلان بن فلان بل ربما علم ذلک بعلم حصولی کما یعلم ان فلانا

اسی پر قیاس کر لے ہر طبیعت کو اور جو تو سچ پوچھے تو اس کی عبادت اپنے رب کے لیے اس کے حق میں مقتضائے طبیعت کا اس کی جاری ہوتا ہے اور اللہ اس کا حافظ ہے اور جس وقت کسی فعل پر اس کو زجر آئے تو اس کا سبب اس کی مخالفت اس امر میں بسبب اس لباس کے ہے جو اسے اللہ نے پہنایا ہے اور اس فرد کے خواص سے ہے عالم برزخ میں یہ کہ وہ جب انتقال کرے اس بدن سے ہیمان کرتا ہے طرف طبیعت عامہ کے جو عام ہے ہر موجود کو جیسا ہیمان نفس ناطقہ کا بدن سے ہے مگر نفس ناطقہ کا ہیمان ہیمان تدبیر ہے اور اس فرد کا ہیمان ہیمان عشق ہے تو اس وقت سرایت کرتا ہے اپنی ہمت سے اجزائے عالم میں تو حجر میں حجر ہے اور شجر میں شجر اور فلک میں فلک ہے اور ملک میں ملک ہے نہیں روکتا ہے اس کو ایک طور دوسرے طور سے مانند ہیئت طبیعت مطلقہ کے اور اس وقت اکثر اوقات اس فرد کے آثار عجیبہ اور احکام غریبہ ہوتے ہیں بس ان میں سے یہ ہے کہ جانتا ہے علم حضوری سے کہ وہ طبیعت اولیٰ کو قائم رکھنے والا ہے جیسا کہ نفس جانتا ہے کہ قائم ہے اور وہ قائم نہیں مگر جسد قائم ہے اور اس علم سے نہیں جانتا کہ وہ فلاں ابن فلاں ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاجنبی ابن فلان ومنها ان هذه الحقیقة ربما صارت معدة لبعض التدبیر الکلی فبرز بروزا فی بعض المواطن ویکون سببا لافاضة البرکات شعر ومن یعد هذا ما فدق وصفاته + وما کتمه اخطی لدی واجمل تحقیق فی بیان قول السید عبدالسلام بن بشیش قدس سره علی مشرب القوم اللهم اجعل الحجاب الاعظم حیاة روحی وروحه سر حقیقی وحقیقة جامع عوالمی بتحقیق الحق الاول انتهی المراد بالحجاب الاعظم ذات النبی صلی الله علیه وسلم کما دل علیه قوله قدس سره فیما سبق وحجابک الاعظم القائم لک بین یدیک وانما عبر عنه بالحجاب الاعظم لان حقیقة علیه الصلوٰة والسلام اول المبدعات واعظمها کما ذکره القوم فی قوله صلی الله علیه وسلم اول ما خلق الله نوری ومنها انشعبت الحقائق فهی الواسطة بینه وبینها وروحه نبی الانبیاء فان ارواحهم انما

بلکہ بسا اوقات یہ بات جانتا ہے علم حصولی سے جیسا کہ جانتا ہے کہ وہ اجنبی ابن فلاں ہے اور ان میں سے ہے یہ کہ حقیقت کبھی ہوتی ہے معد واسطے بعض تدبیر کلی کی پس ظہور کرتی ہے بعضے مواطن میں اور سبب ہوتی ہے افاضہ برکات کا شعر ومن بعد ہذا ما تدق صفاتہ + وما کتمہ اخطی لدیٰ واجمل۔ یعنی اس کے بعد اس کی صفتیں ظاہر نہیں کی جاتیں اور میرے نزدیک اس کا چھپانا بہت خوب اور اچھا ہے تحقیق بیان میں قول سید عبدالسلام بن بشیش قدس سرہ کے وہ قول یہ ہے اللھم اجعل الحجاب اعظم حیاۃ روحی وروحہ سر حقیقی وحقیقۃ جامع عوالمی بتحقیق الحق الاول انتہی حجاب اعظم سے مراد ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ دلالت کرتا ہے اس پر ان قدس سرہ کا یہ قول وحجابک الاعظم القائم لک بین یدیک جس کا پہلے بیان ہوا اور تحقیق ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر کیا حجاب اعظم سے اس واسطے کہ حقیقت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اول مخلوقات اور اعظم ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے قوم نے بیچ اس فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اول جو چیز اللہ نے پیدا کی وہ میرا نور ہے اور اس سے منشعب ہوئیں حقیقتیں پس حقیقت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے درمیان اللہ کے اور حقائق کے اور روح مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اخذت العلوم والمعارف بواسطة روحه فكما ان النبى ترجمان الحق فى قومه والواسطة بينه وبينهم فكذلك روحه صلى الله عليه وسلم ترجمان الحق فى الارواح والواسطة بينه وبينهما وفى قوله عن من قائل فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا اشارة الى هذا المعنى بناء على ان هولاء اشارة الى الشهداء وصورته الظاهرة فى الناسوت التى عليها ظهرت المعجزات وبنيت على لسانها المعارف والاحكام واسطة بين الحق وخلقه وسبب لقربهم منه وظهر مما بينا ان له صلى الله عليه وسلم ثلث نشات كلية وثلثة اصناف من التوسط بحسب تلك النشات فاولها مرتبة تسمى عند الطائفة بالحقيقة المحمدية وهى تعين كلى فى الخارج لاحكام الاسماء الكلية وثانيها مرتبة عندهم بالروح المحمدى وهى التعين المجازى للحقيقة المحمدية عند

الانبیاء ہے کہ بیشک انبیا کی ارواح نے اخذ کئے علوم اور معارف بواسطے ہیں روح مبارک کے پس جس طرح نبی ترجمان حق ہے اپنی قوم میں اور واسطہ ہے اللہ میں اور قوم میں اسی طرح روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمان حق ہے ارواح میں اور واسطہ ہے اللہ میں اور ارواح میں اور بیچ اس قول اللہ تعالیٰ کے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علیٰ ہولاء شہیدا اشارہ کی طرف اس معنی کے بنا برین کہ ہولاء اشارہ ہے طرف شہدا کے اور ان کی صورت ظاہرہ ناسوت میں جس سے معجزے ظاہر ہوئے اور اس صورت کی زبان سے بیان ہوئے معارف اور احکام واسطہ ہے درمیان حق کے اور اس کی مخلوق کے اور سبب ہے مخلوق کے قرب کا حق سے اور ظاہر ہوا اس سے جو ہم نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تین عالم ہیں کلیہ اور تین قسم کے ہیں توسطات موافق تین نشات کے تو اول وہ مرتبہ ہے جس کو قوم حقیقت محمدیہ کہتی ہے اور وہ ایک تعین کلی ہے خارج میں واسطے احکام اسماء کلیہ کے اور دوسرا ان میں سے مرتبہ ہے جس کا نام ان کے نزدیک روح محمدی ہے اور وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انفسار الانسان الكلى فى
ظاهره وتقيداته وثالثها النشاة
الناسوتية المنوطة بها الكمالات
الظاهرة بعد بعثة الى الخلق على
راس اربعين سنة من عمره من
اقامة الامة العوجاء وفتح ابصار
عمى وآذان صم وقلوب غلف
حتى يشهدوا بالوحدانية ويتهذبوا
ويعلموا احكام الله المتعلقة
بافعال المكلفين وغير ذلك من
المعاف والجليلة واكمل الاولياء
من كان قلب خاتم الانبياء صلى
الله عليه وسلم فى تلك النشآت
الثلث لكن الحقائق الجزئية
المستعدة لكمالات المحبة
والمحبوبية وما يضاهيهما لا
يتعين الابعد انحياز الانسان
الكلى بحياله فاول نعينها فى
الخارج يضاهى ويسامت التعين
الروحى من الحقائق الكلية فلا
يظهر مدد الحقيقة المحمدية
الواصل الى الحقائق الجزئية الا
عند تعينها وتكون الجامعية
ميراثا عنها وانعقاد
الاستعدادات هنالك ميراثا عن
الروح المحمدى فيكون مرتبة

تعین مجازی ہے حقیقت محمد کے وقت
منفسر ہونے انسان کلی کی طرف اپنے
مظاہر اور تقیدات کی اور تیسرا ان میں
نشاۃ ناسوتیہ ہے جس سے وابستہ ہیں
کمالات ظاہری بعد نبی ہونے کے خلقت
کی طرف جب عمر مبارک چالیس برس کی
ہوئی کہ گمراہوں کو راہ پر لانے اور اندھوں
کو بینائی اور بہروں کو کان اور دلوں کو
ہدایت بخشنے کے واسطے تاکہ وہ وحدانیت
الٰہی پر گواہی دیں اور تہذیب پائیں اور
جانیں اللہ کے حکم جو متعلق افعال مکلفین
کے تھے اور اس کے سوا اور معارف جلیلیہ
اور اکمل الاولیا وہ شخص ہے جو قلب خاتم
الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے ان تینوں
عالم میں لیکن حقائق جزئیہ مستعدہ واسطے
کمالات محبت و محبوبیت اور جو ان دو کے
مانند ہیں نہیں متعین ہوتی مگر بعد حیز از
ختیار کرنے انسان کلی کے اس کے
مقابل میں پس اول تعین ان حقائق جزئیہ
کا خارج میں مشابہ اور ہم وش ہے تعین
روحی کے جو حقایق کلیہ سے ہے پس
نہیں ظاہر ہوتی مدد حقیقت محمدیہ کے جو
واصل ہے طرف حقائق جزیہ کے مگر وقت
اس کے تعین کے اور جامعیت کے
میراث حقیقت محمدیہ کے اور منعقد ہونا
استعداد کا یہاں باعتبار میراث روح محمدیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العطايا واحدة واسرار وجودها متعددة فاذا تمهد هذا فنقول الشيخ قدس سره يتبهل الى ربه تبارك وتعالىٰ بلسان استعداده ان يجعله من ورثة سيدنا ومولانا محمد صلى الله عليه وسلم بحسب النشات الثلث وكمالاتها المختصة بكل عنها فعبر عن سواله ميراثه من الكمالات الناسوتية وبقوله اللهم اجعل الحجاب الاعظم حيوة روحي اعنى بها الروح المنفوخة فى البدن المدبرة له المريدة لحس والحركة وهى فى الافراد والجزئية المستعدة لكمالات الجزئية التى اشرنا اليها بازاء الصورة الناسوتية فى الافراد الكلية المستعدة للكمالات الجمعية ولا يخفى حسن تشبيه المدد الواصل منه صلى الله عليه وسلم الى روح هذا المستفيد بالحيوة التى هى كمال اول الروح وعبر عن سواله ميراثه من الكمالات الروحية بقوله وروحه سر حقيقى وذلك لان

سے تو ہوا مرتبہ عطایا کا واحد اور اسرار ان کے وجود کے متعدد جب یہ بات بیان ہولی تو اب ہم کہتے ہیں کہ شیخ قدس سرہ تضرع وزاری کرتا ہے رب تبارک وتعالیٰ سے برزبان اپنی استعداد کے کہ اللہ اس کو کرے وارثوں سے سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بحسب نشاۃ ثلثہ کے اور ان کے کمالات مختصہ کے جو ہر ایک میں ہیں پس تعبیر کیا اپنے سوال سے میراث کو اس کے کمالات ناسوتیہ سے اس قول کے ساتھ اللھم اجعل الحجاب اعظم حیوۃ روحی کہ مراد اس سے روح ہے جو بدن میں پھونکی گئی ہے جو بدن کی مدبر ہے اور اس کی حس وحرکت کے ارادہ کرنے والی ہے اور وہی افراد جزئیہ میں مستعد ہے واسطے کمالات جزئیہ کے جس کا ہم نے اشارہ کیا ہے بمقابل صورت ناسوتیہ کے بیچ افراد کلی کے جو مستعد کمالات جمعیت کے ہے اور کچھ چھپا ہوا نہیں ہے حسن تشبیہ اس مدد کا جو واصل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف روح اس مستفید کے ساتھ حیات کے ایسی حیات کہ وہ کمال اول ہے واسطے روح کے اور تعبیر کیا اسنے اپنے سوال سے میراث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات روحیہ سے ساتھ اس قول کے کہ وروحہ سر حقیقی اور یہ اس واسطے کہ حقائق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الحقايق الجزئية انما تنشاء من
حيث تتعين الارواح الكلية ولا
يخفى اما في التعبير عن المدد
الواصل منه صلى الله عليه
وسلم الى حقيقة هذا المستفيد
بالسر الذى يفهم منه الخفاء
والمصدرية للاوثار والكمالات
وتعين الاستدادات مستمرا دائما
على نمط واحد من الحسن
والبراعة وعبر عنه سواله وميراثه
بحسب الكمالات التي ورثتها
الحقيقة المحمدية وان لم تظهر
الا فيما دون تلك المرتبة بقوله
وحقيقته جامع عوالمى وذلك
لان الاكملية بهذا الوجه تلازم
ظهور رقائق كثيرة بازاء النشات
الخارجية كل رقيقة اجمال نشاة
ومعرفة لاحوالها فالمدد الواصل
منه صلى الله عليه وسلم في
هذه المرتبة الى حقيقة المستفيد
صورته جمع العوالم بهذا المعنى
اجعل ذلك كذلك بتحقيقك
والتحقيق جعل الشئ متحققا
في الخارج والمراد منه الفيض
المقدس ولا يخفى ما في وضع
المظهر مكان المضمر من

جزئیہ بیشک ظہور کرتے ہیں اس جائے
سے کہ جہاں متعین ہوتی ہے ارواح کلیہ
اور پوشیدہ نہیں وہ شے کہ بیچ تعبیر مدد
کے ہے ایسی مدد جو واصل ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف حقیقت اس
مستفید کے ساتھ اس سر کے جس سے
خفا سمجھا جاتا ہے اور مصدریت واسطے آثار
وکمالات اور تعین استعداد مستمر ودائم نمط
واحد پر حسن و براعیت ہے اور تعبیر کیا
اس سے سوال اس کا میراث اس کی
موافق ان کمالات کے جس کی وارث ہوئی
ہے حقیقت محمدیہ اگرچہ نہیں ظاہر ہوئی
مگر بیچ سوائے اس مرتبہ کے جو اس کا قول
ہے وحقیقت جامع عوالم ہے اور یہ امر اس
لیے ہے کہ اکملیت ساتھ اس وجہ کے
لازم ہوتی ہے ظہور رقایق کثیرہ کے
بمقابلہ نشاۃ خارجیہ کے ہر رقیقہ اجمال ہے
ایک نشاۃ کا اور اس کے احوال کی معرفت
تو مدد جو واصل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس مرتبہ میں طرف مستفید کے
اس کی صورت جمع عوام ہے ساتھ اس
معنی کے اجعل ذلک کذلک بتحقیقک اور
تحقیق گردانا شئے کا متحقق ہے خارج میں
اور مراد اس سے فیض مقدس ہے اور مخفی
نہیں وضع مظہر سے مکان مضمر میں کہ
اشعار ہے اس بات کا کہ تحقیق صادر ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاشعار بان التحقيق صادر منه
من جهة كونه حقا اى متحققا
بذاته محققا لغيره واول الاشياء
فانه وجود الموجودات وماهية
الماهيات **تحقيق** للعارف
وصول الى الذات ووصول الى
الاسماء والتجليات سواء قلنا
بان الوصول الى الذات علم بها
وادراک لها اولا وما يوهم
خلاف ما ذكرنا من كلام
المتحققين فى هذه المسئلة
فمعناه نفى العلم والاحاطة
لانفس الوصول وتفصيله ان
السالک اذا وصل الى الحقيقة
التى يعبر عنها بانا وجرّدها عما
دونها ووقع له التفات الى
التحقيق والتقرر والوجود واصل
ذلک كله الوجود المطلق وله
تنزلات شتى وملابس كثيرة
فيعرف فى ضمن هذا الالتفات
كل تنزل ولسبة لجاسة ذلک
التنزل وتلک اللبسة فلا يدرک
المثال الا بالمثال ولا الروح الا
بالروح وهكذا يرجع متصاعدا
حتى يدرک الحقيقة التى لا
حقيقة وراءها بتلک الحقيقة

اس سے بسبب اس کے ہونے کے حق
یعنی متحقق بذاتہ محقق لغیرہ اور اول اشیاء
پس بیشک وہ وجود الوجودات وماہیت
الماہیات ہے **تحقیق** عارف کو ذات اور
اسماء تجلیات تک پہنچنا برابر ہے اس کے
جو کہا ہم نے کہ وصول الی الذات اعلم
ذات اور اس کا ادراک ہو یا نہ ہو اور وہ جو
وہم ہوتا ہے ہمارے بیان کے خلاف
محققین کے کلام سے اس مسئلہ میں تو اس
کے معنی ہیں نفی علم کی اور احاطہ کی نہ
نفس وصول کی اور اس کی تفصیل یہ ہے
کہ سالک کو جب وصول ہوتا ہے طرف
حقیقت کے وہ حقیقت جس سے عبارت
انا ہے اور وہ حقیقت مجرد کردیتی ہے
اپنے ماسوا سے تو واقع ہوتی ہے اس سے
التفات طرف تحقیق و تقرر و وجود کے اور
اس سب کی اصل وجود مطلق ہے اور اس
کی واسطے تنزلات ہیں بہت اور لباس ہیں
کثیر پس پہنچانتا ہے اس التفات کی ضمن
میں ہر تنزل و ہر لباس کی ساتھ حاسہ اس
تنزل اور اس لباس کے تو نہیں ادراک
ہوتی مثال مگر ساتھ مثال کے اور نہ روح مگر
ساتھ روح کے اور اسی طرح رجوع کرتا ہے
صعود کرتا ہوا یہاں تک کہ دریافت کرتا
ہے اس حقیقت کو کہ اس کے پرے
کوئی اور حقیقت نہیں ہے ساتھ اس
حقیقت کے بعینہا پس وہاں وصول ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعینها فهذک وصول ولیس هناک علم الا بانا ولا ادراک الا بانا وما احسن قول الشیخ العارف عفیف الدین التلمسانی مشیر الی هذہ النکتۃ **شعر**
دعوا منکری فوری بها یتفطروا+ بحق لهایتک القلوب انفطارها
وماذا علی من صار خالا لخدّها+ اغار ابوها ام تنبه جارها +
فالکمل یتحقق لهم الوصول الی الذات بالفعل وکذلک باصول الاسماء والتجلیات فناء وبقاء وتحقق لا یجوز ان یکون لهم حالۃ منتظرۃ فی ذلک نعم بعد ذلک احکام خاصۃ بکل نشاۃ من النشات یعتورها الانسان مرۃ بعدی مرۃ وکانہ قد احاط بها اجمالاً فی دینک الوصولین وما بقی الا التفصیل فترقیات الکمل غیر متناهیۃ بهذا المعنی **تحقیق**
اعلم ان الاول جل مجدہ یعلم الاشیاء بوجهین احدهما الوجه الاجمالی بیانہ انہ لما علم ذاتہ علم اقتضاء ذاتہ لنظام الوجود لان العلم بالعلۃ التامۃ یکفی فی العلم بالمعلول وهذہ الاشیاء هنالک موجودۃ بوجود الهی لا

اور علم نہیں وہاں مگر انا کا اور کوئی ادراک نہیں مگر انا کا اور کیا خوب قول ہے شیخ عارف عفیف الدین تلمسانی جو اشارہ کرتے ہیں اس نکتہ کی طرف **شعر** دعوا منکری فوزی بہا یتفطروا + یحق لہایتک القلوب انفطارہاوما ذا علی من صار خالالخدہا + اغار ابوہا ام تنبہ جارہا- پس کاملوں کے واسطے وصول متحقق ہے طرف ذات کے بالفعل اور اسی طرح ساتھ اصول اسما اور تجلیات کے فنا و بقا و تحققاً نہیں جائز یہ کہ ہو ان کے واسطے حالت منتظرہ اس امر میں ہاں اس کے بعد احکام خاص ہیں ہر نشاء کے نشات میں سے کہ برتتا ہے ان کو انسان ایک بعد ایک کے گویا کہ اس نے احاطہ کرلیا ان کا اجمالاً دونوں وصولوں میں اور نہیں باقی رہی مگر تفصیل پس کاملوں کی ترقیات کو انتہا نہیں اس معنی سے-
تحقیق اب جاننا چاہیئے کہ تحقیق اللہ جل مجدہ کو اول علم اشیاء ہے دو وجہوں سے ایک وجہ تو اجمالی ہے اس کا بیان یہ ہے کہ جب اس نے اپنی ذات کو جانا تو ذات کی اقتضا کو جانا واسطے نظام وجود کے اس واسطے کہ علت تامہ کا علم کافی ہے معلول کے علم کو اور یہ اشیاء وہیں موجود ہیں ساتھ وجود الہی کے نہ ساتھ وجود امکانی کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بوجود امکانی لانِ کل شئ انما تحقق بتحقیق الواجب له وانما وجد بایجاد الواجب ایاه فبازاء کل شئ کمال الواجب واقتضاء وهذه الکمالات مبداء صدرو هذه الاشیاء وکنه حقائقها فکل کمال یقتضی شیئا بخصوصه وکل شئ یحتاج الی کمال بخصوصه کان هذه الکمالات ولاشیاء امر واحد غیر ان هذه لوازم الواجب واعتبار انه الذاتیة بمنزلة العلم والقدرة والحیاة وتلک معلولات له صادرة منه وثانیهما الوجه التفصیلی بیانه ان کل موجود فانما هو معلول الواجب وما لا یکون معلولا لا یمکن ان یتحقق ولیست حاجة هذه المعلولات الیه تعالی مثل حاجة لبناء الی البنّاء بل حاجتها واصل تقرورها وجوهرها وتحقیقها وتقومها مستمرة ما دامت موجوذة وایجاده لها وتحقیقه ایها هو کنه وجودها وتحققها لا غیر وانما منشا امتیاز الماهیات بعضها من

اس لئے کہ ہر شے متحقق ہوتی ہے بتحقیق واجب لہ کے اور پائی جاتی ہے ساتھ ایجاد واجب کے پس مقابل ہر شے کے کمال ہے واسطے واجب کے اور اقتضا اور یہ کمالات مبدا ہیں ان اشیاء کے صدور کا اور کنہ ہیں ان کے حقایق کا تو ہر کمال مقتضی ہے کسی شے کا بخصوصہ اور ہر شے محتاج ہے طرف کسی کمال کی بخصوصہ گویا یہ کمالات اور اشیاء امر واحد ہیں سوا اس کے کہ یہ لوازم واجب سے ہیں اور اعتبارات اس کی ذاتیہ بمنزلہ علم کے ہیں اور قدرت اور حیات کے اور یہ معلولات ہیں واسطے اس کے کہ صادر ہوتی ہیں اس سے اور دوسری وجہ ان میں سے وجہ تفصیلی ہے بیان اس کا یہ ہے کہ ہر موجود معلول واجب کا ہے اور جو نہیں ہے معلول نہیں ممکن ہے اس کا تحقق اور نہیں ہے حاجت ان معلولات کی طرف اللہ کو مثل حاجت معمار کی طرف مکان کی بلکہ حاجت معلولات کی اور اصل کی تقرر اور جوہر اور تحقق اور تقوم کی مستمرہ ہے جب تک موجود ہیں اور ایجاد واجب کا ہے واسطے ان کے اور تحقق کرنا اس کا ان کو کنہ ہے ان کے وجود کا اور ان کے تحقق کا نہ کچھ اور جز این نیست کہ منشا امتیاز ماہیات کا بعض سے بعض کو امتیاز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض امتیاز بعض الخاء الایجاد والتحقیق والتقویم من بعض فهذا الارتباط اقوی من ارتباط الصورة محلها یقتضی حضور الاشیاء لفاعلها فیعلم الاول تعالی الاشیاء بتلک الاشیاء بصورها المرتسمة فی الواجب وهذا علم الواجب لها بوجودها الامکانی سواء فی ذلک المادیات والمجردات فالحق انه لا حاجة الی توسیط الجواهر العقلیة المرتسمة فیها صور الاشیاء الا فی المفروضات التی لا تحقق لها الا فی فرض الفارض کانیاب الغور فتدبر الکلام حق التدبیر **مشهد آخر** اعلم ان الملل والمذاهب بالحقیقة یقال ملة حقة ومذهب حق وینظر الناظر فی وصف احدهما بذلک الی مطابقة الواقع له فتاملنا حقیقة هذا الواقع الذی ان وافقة الشیٔ کان حقا والا کان باطلا فوجدنا معنیین احدهما جلی والآخر دقیق یری من بعد اما الجلی فان یکون

ہے بعضے اقسام ایجاد کا اور تحقیق اور تقویم بعض سے پس یہ ارتباط بہت قوی ہے ارتباط صورت کا اپنے محل سے مقتضی ہے حضور اشیاء کا واسطے اپنی فاعل کے پس جانتا ہے اول اللہ اشیاء کو ساتھ ان اشیاء کے نہ ان کی صور مرتسمہ فی الواجب سے اور یہ علم واجب کا واسطے ان کے ساتھ ان کے وجود امکانی کے ہے برابر ہے اس میں مادیات اور مجردات پس حق یہ امر ہے کہ کچھ حاجت نہیں وسط میں لانے جواہر عقلیہ کے جو مرتسم ہیں اشیاء کی صورتوں میں مگر مفروضات میں جو متحقق نہیں ہوتے مگر فرض کرنے والے کے عندیہ میں جیسے دیو کے دانت پس غور کر اس کلام کو جیسا حق ہے اس کے غور کرنے کا **مشہد آخر** جاننا چاہیئے کہ ملتیں اور مذاہب وصف کی جاتی ہیں ساتھ حقیقت کے کہا کرتے ہیں کہ ملت حقہ اور مذہب حق اور ناظر نظر کرتا ہے وصف میں ایک ان دونوں کے پس ہم نے تامل کیا حقیقت کو اس واقع کی اگر موافق ہو وہ اس شے کے تو حق ہے اور نہیں تو باطل تو ہم نے دو معنے پائے ایک نور ظاہر اور روشن اور دوسرے دقیق و باریک کہ بعد میں معلوم ہوں گے تو ظاہر روشن تو یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كل مسئلة من الاعتقاديات مطابقة لما عليه المعتقد فى الخارج مثلا يحكم بان الله يسخط ويغضب ويكون الامر كذلك وبان الحشر الجسمانى كائن وهو كذلك وكل مسئلة مما يحكم فيها بوجوب وحرمة مطابقة لما عليه الامر المنعقد فى الملاء الاعلى مثلا يحكم بان الصلواة واجبة ويكون فى الملاء الاعلى نازل مثالى من قضاء مضمونة تحسين من تلبس بها وكونها مستلزمة ترقيه تشبثت بذيل نسمته فى الدنيا والآخرة وتكفير هيأت ظلمانية عن نسمته حاصلة من قبل الاستغراق فى الاحكام البهيمية كما يستلزم اكل الزنجبيل تسخين البدن واذالة البرودة عنه فهذا النازل هنالک مطابق للحكم بوجوبها وكل مسئلة فيها توقيت او تحديد مطابقة لقواعد الملة كتوقيت الصلوٰة بالاوقات الخمس وتحديد الزكواة بمائتى درهم وبالحول ويكون بحيث

نہیں کہ اگر ہو ہر مسئلہ اعتقادیات سے مطابق واسطے اس شے کے جس پر اعتقاد کیا ہے خارج ہیں مثلاً حکم کیا جائے کہ اللہ خشم کرتا ہے اور غضب ہوتا ہے اور ہے امر یوں ہیں اور یہ کہا جائے کہ حشر جسمانی ہونے والا ہے اور یوں نہیں ہے اور جو مسئلہ ہووے کہ اس میں حکم وجوب وحرمت وحریت ہو مطابق واسطے اس چیز کے کہ جس پر منعقد ہے امر ملاء اعلیٰ میں مثلاً کہا جائے کہ نماز فرض ہے اور ہو بیچ ملاء اعلیٰ کے نازل امثالی ادائے مضمون اس کی تحسین اس شخص کہ جو متلبس ہو اس سے اور اس کا ہونا مستلزم ہو انسان کی ترقی کا چنگل مارنے سے اس کے دامن تسمیہ میں بیچ دنیا و آخرت کے اور تکفیر ہیبت ظلمانیہ کے نسمہ سے کہ وہ ہیبت ظلمانیہ حاصل ہوئی ہے استغراق سے احکام بہیمیہ میں جیسا مستلزم ہے زنجبیل کا کھانا تسخین بدن کو اور دور کرنے برودت کو انسان سے تو یہ نزول وہاں مطابق ہے واسطے علم اس کے فرضیت کے اور جو مسئلہ کہ اس میں توقیت ہو یا تحدید مطابق واسطے قواعد ملت کے جیسے نماز کے پانچ وقت اور زکوٰۃ کو دو سو درہم اور برس بھر گذرنا اور ہوا اس حیثیت سے کہ ثابت ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یثبت بین الاصل وبین هذه
الاشباح وجود تشبیهی فی
مدارک الملاء اعلی فیکون هذا
ذاک وذاک هذا بهذا الاعتبار
فاذا کانت الملة کذلک قبل انها
حقة وکذلک معنی حقیقة
المذهب ان یکون احکامه
مطابقة لما قاله رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی نفس الامر
ولما کان علیه القرون المشهود
لها بالخیر وان کانت المسئلة لا
نص فیها ولا روایة فحقیقتها ان
تکون محفوفة بقرائن تورث
غالب الظن بان النبی صلی الله
علیه وسلم لو تکلم فی المسئلة
لما نطق بغیر هذا القول وان
یکون وجه الاستخراج
والاستنباط ظاهرا لا یریب فیه
المحیط باسالیب الکلام
ومقاصد الشارع فی شرع
الاحکام فهذا معنی حقیقة
المذاهب واما الدقیق الذی یری
من بعد فان یکون الحق علم
جمع شمل امة من الامم بان یلهم

درمیان اصل اور درمیان اشباح کے وجود
تشبیہی مدارک ملاء اعلیٰ میں تو یہ وہ ہے اور
وہ یہ ہے اس اعتبار سے پس جب ہو ملت
ایسی تو کہا جائے گا کہ ملت حق ہے اور
اسی طرح معنی حقیقت مذاہب کے ہیں کہ
ہوئے احکام مطابق واسطے اس چیز کے کہ
کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نفس الامر میں اور مطابق ہوں واسطے اس
چیز کے اس پر ہیں وہ قرون جن کے
واسطے شہادت ہے خیر کی اور اگر ہو مسئلہ
ایسا جس میں نہ نص ہو اور نہ روایت تو
اس کی حقیقت محتاج قرائن کی ہے جو
موروث ہوں غالب ظن کے ساتھ اس
طرح کی کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے اس مسئلہ میں تو یوں ہی فرماتے
اور یہ کہ وجہہ اس کے استخراج کی اور
استنباط کی ظاہر ہو ایسی کی شک نہ کرے
وہ شخص کہ محیط ہو اسالیب کلام کا اور
مقاصد شارع کا بیچ شرع احکام کے پس یہ
معنی ہیں حقیقت مذہب کے اور وہ جو
دقیق وباریک معنی ہیں کہ بعد میں معلوم
ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہو اللہ نے جانا کسی
امت کے چھوٹی ہوئی کو ملانا اور جمع کرنا
اس طرح سے کہ الہام کرے کسی برگزیدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مصطفی من عباده باقامة ملة من الملل فیصیر خادما لارادة الحق منصبة بظهور تدبیره ووکرا لفیض مدده الغیبی فیقال فیه من اطاع هذا العبد فقد اطاع الله ومن عصاه فقد عصی الله فصار الرضی مقصورا فی موافقة هذا التدبیر والسخط فی مخالفته ومنافاته واذا کان کذلک صار احکام الملة جمیعا حقة والمنظور فی وصفها بالحقیة حینئذ ظهو التدبیر الالهی فی هذا الشبح لا غیر وکذلک المذهب ربما یکون العنایة المتوجهة الی حفظ ملة حقة متوجهة بحسب معدات الی حفظ مذهب خاص بان یکون حفظة المذهب یومئذهم القائمین بالذب عن الملة او یکون شعارهم فی قطر من الاقطار هو الفارق بین الحق والباطل فحینئذ ینعقد وجود تشبیهی فی الملاء الاعلی والسافل بان ملة هی هذا المذهب.

کو اپنے بندوں میں سے واسطے اقامت کسی ملت کے کہ وہ برگزیدہ خادم ہوا ارادۂ حق کا اور منصبہ ہو اس کے ظہور وتدبیر کا اور اشیان ہو اس کے فیض مدد غیبی کا جس کو کہا جانے کہ جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اللہ کے نافرمان کو اور ہو رضا موقوف اس تدبیر کی موافقت پر اور غضب اس کی مخالفت اور منافات پر اور جب امر اس طرح ہو تو ہوں گے احکام ملت کے سب کے سب حق اور اس وقت اس کے حق کہنے میں منظور ظہور تدبیر الٰہی ہے بیچ اس جسم وقالب کے نہ سوا اس کے اور اسی طرح مذہب ہے کہ اکثر اوقات عنایت الٰہی متوجہ ہوتی ہے حفظ ملت حقہ کی متوجہ بحسب معدات کے طرف حفظ مذہب خاص کے اس طرح سے کہ نگہبان مذہب کے اس دن سوتی ہیں قائم واسطے برائی دور کرنے کے یا ان کا شعار ہوتا ہے اطراف کے کسی طرف میں فارق درمیان حق وباطل کے تو اس وقت منعقد ہوتا ہے وجود تشبیہی ملاء اعلیٰ میں یا ملاء سافل میں ساتھ اس طرح کے کہ ملت یہی مذہب ہے۔

© rasailojaraid.com